دم کی ادائیگی میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1872

تاریخ اجراء: 16 محرم الحرام 1445ھ/04 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کے اوپر حج یا عمرہ کے وقت دم لازم ہوا، لیکن اس نے وہ دم فوراً ادا نہیں کیا بلکہ اپنے وطن واپس آکر ادا کیا تو کیا ایسی صورت میں اس کا وہ دم قبول ہوگا؟ اور یونہی دم ادا کیے بغیر جو باقی ارکان اس نے ادا کیے، وہ قبول ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

دم کے لازم ہوتے ہی فوراً اس کی ادائیگی کرنا واجب نہیں ہوتا، بلکہ اس میں تاخیر کی بھی اجازت ہے، لہذا اگر کوئی شخص حج و عمرہ کے مکمل ہونے کے بعد دم ادا کرے یا اپنے وطن واپس آکر کسی کے ذریعے حرم میں دم کی ادائیگی کروادے تو ایسی صورت میں بھی اس کا وہ دم ادا ہو جائے گا اور وہ گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اس تاخیر سے اُس کے دیگر ارکان پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ افضل یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے دم کی ادائیگی کر کے اُسے اپنے ذمہ سے ساقط کردے۔ نیز یہاں اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ دم کی ادائیگی چونکہ حرم میں ہی ہونا ضروری ہے، حرم کے علاوہ کسی اور جگہ میں دم کی ادائیگی نہیں ہو سکتی، لہذا جس پر دم لازم ہو اُسے چاہئے کہ وطن واپس ہونے سے پہلے پہلے دم ادا کردے کیونکہ وطن واپسی کے بعد عین ممکن ہے کہ کسی کے ذریعے حرم میں دم کی ادائیگی کی صورت نہ بن پائے۔

دم کی ادائیگی فوری طور پر کرنا واجب نہیں، جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: ”(اعلم أن الکفارات کلھا واجبة علی التراخی) وانما الفور بالمسارعة الی الطاعة والمسابقة الی اسقاط الکفارة افضل، لأن فی تاخیر العبادات آفات (فلا یأثم بالتاخیر عن أول وقت الامکان ویکون مودیا لا قاضیا فی أی وقت ادیٰ) لما سبق من ان امرہ لیس محمولاً علی فورہ (وانما یتضیق علیہ الوجوب فی آخر عمرہ فی وقت یغلب علی ظنہ ان لو لم یؤدہ لفات فان لم یؤد فیہ فمات اثم ویجب علیہ الوصیة بالاداء... والافضل تعجیل اداء الکفارات“ ترجمہ: جان لو کہ تمام کفارے علی التراخی واجب ہیں

البتہ نیکی کے کاموں میں جلدی اور کفاروں کو ساقط کرنے میں سبقت کرنا افضل ہے کیونکہ عبادات کی تاخیر میں آفات ہیں، (لیکن چونکہ فوری ادائیگی واجب نہیں) لہذا ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود تاخیر کرنے پر گنہگار نہیں ہو گا، اور جس وقت بھی ادا کرے گا، ادا کرنے والا ہی کہلائے گا، قضا کرنے والا نہیں کیونکہ یہ بات بیان ہو چکی کہ کفارہ کی ادائیگی کا حکم فوری نہیں۔ البتہ عمر کے آخری حصے میں جب اسے ظن غالب ہو جائے کہ اگر اب اس نے ادا نہ کیا تو کفارہ ذمہ پر باقی رہ جائے گا تو ایسی صورت میں اسی وقت کفارہ ادا کرنے کا وجوب متوجہ ہو گا اور اگر اس نے ادا نہ کیا اور مر گیا تو گنہگار ہو گا اور کفارہ ادا کرنے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ کفاروں کی ادائیگی میں جلدی کرے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها، صفحہ 542، مکۃ المکرمۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net